سوال

حدیث (من کنت مولاہ فعلی مولاہ) کا درجہ اور معنی

جواب

الحمد للہ

یہ حدیث ترمذي حدیث نمبر (3713) ابن ماجہ حدیث نمبر (121) نے روایت کی ہے اوراس کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے ، زیلعی رحمہ اللہ تعالی نے ھدایہ کی تخریج (1/ 189) میں کہا ہے کہ :

کتنی ہی ایسی روایات ہیں جن کے راویوں کی کثرت اور متعدد طرق سے بیان کی جاتیں ہیں ، حالانکہ وہ حدیث ضعیف ہوتی ہے ۔ جیسا کہ حدیث (جس کا میں ولی ہوں علی (رضی اللہ تعالی عنہ) بھی اس کے ولی ہیں) بھی ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

یہ قول (جس کا میں ولی ہوں علی (رضی اللہ تعالی عنہ) بھی اس کے ولی ہیں) یہ صحیح کتابوں میں تو نہیں لیکن علماء نے اسے بیان کیا اوراس کی تصحیح میں اختلاف کیا ہے ۔

امام بخاری اورابراھیم حربی محدثین کے ایک گروہ سے یہ منقول ہے کہ انہوں نے اس قول میں طعن کیا ہے ۔ ۔ ۔ لیکن اس کے بعدوالا قول (اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ) آخرتک ، تو یہ بلاشبہ کذب افتراء ہے ۔

دیکھیں منھاج السنۃ (7/319) ۔

امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کے بارہ میں کہتے ہیں :

حدیث (من کنت مولاہ) کے کئی طریق جید ہیں ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (1750) میں اس کی تصحیح کرنے کے بعد اس حدیث کو ضعیف کہنے والوں کا مناقشہ کیا ہے ۔

اوراگر یہ جملہ (من کنت مولاہ فعلی مولاہ) صحیح بھی مان لیا جائے اوراس کے صحیح ہونے سے کسی بھی حال میں یہ حدیث میں ان کلمات کی زیادتی کی دلیل نہیں بن سکتی جس کا غالیوں نے حدیث میں اضافہ کیا ہے تا کہ وہ علی رضی اللہ تعالی عنہ کو باقی سب صحابہ سے افضل قرار دے سکیں ، یا پھر باقی صحابہ پر طعن کرسکیں کہ انہوں نے ان کا حق سلب کیا تھا ۔

شیخ الاسلام نے ان زیادات اوران کے ضعیف ہونے کا ذکر منھاج السنۃ میں دس مقامات پر کیا ہے ۔

اس حدیث کے معنی میں بھی اختلاف کیا گیا ہے ، تو جو بھی معنی ہو وہ احادیث صحیحہ میں جو یہ ثابت اور معروف ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں افضل ترین شخصیت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں اور خلافت کے بھی وہی زیادہ حق دارتھے ان کے بعد عمر بن الخطاب اور پھر عثمان بن عفان اوران کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنھم سے تعارض نہیں رکھتا ، اس لیے کہ کسی ایک صحابی کی کسی چیز میں معین فضیلت اس پر دلالت نہی کرتی کہ وہ سب صحابہ سے افضل ہیں ، اور نہ ہی ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کا صحابہ کرام میں

سب سے افضل ہونا اس کے منافی ہے جیسا کہ عقائد کے باب میں یہ مقرر شدہ بات ہے ۔

اس حدیث کے جو معانی ذکر کیے گئے ہیں ان میں کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے :

ان کے معنی میں یہ کہا گیا ہے کہ :

یہاں پر مولا ولی جو کہ عدو کی ضد ہے کے معنی میں ہے تو معنی یہ ہوگا ، جس سے میں محبت کرتا ہوں علی رضی اللہ تعالی عنہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں ، اور یہ بھی معنی کیا گیا ہے کہ : جو مجھ سے محبت کرتا ہے علی رضی اللہ تعالی عنہ اس سے محبت کرتے ہیں ، یہ معنی قاری نے بعض علماء سے ذکر کیا ہے ۔

اور امام جزری رحمہ اللہ تعالی نے نھایہ میں کہا ہے کہ :

حدیث میں مولی کا ذکر کئی ایک بار ہوا ہے ، یہ ایک ایسا اسم ہے جو بہت سے معانی پر واقع ہوتا ہے ، اس کے معانی میں : الرب ، المالک ، السید ، المنعم (نعمتیں کرنے والا) ، المعتق آزاد کرنے والا) ، الناصر (مدد کرنے والا) ، المحب (محبت کرنے والا) ، التابع (پیروی کرنے والا) ، الجار (پڑوسی) ، ابن العم (چچا کا بیٹا) ، حلیف ، العقید (فوجی افسر) ، الصھر (داماد) العبد (غلام) ، العتق (آزاد کیا گیا) ، المنعم علیہ (جس پر نعمتیں کی جائیں) ۔

ان معانی میں سے اکثر تو حدیث میں وارد ہیں جن کا اضافت کے اعتبار سے معنی کیا جاتا ہے ، تو جس نے بھی کوئی کام کیا یا وہ کام اس کے سپرد ہوا تو اس کا مولا اور ولی ہے ، اور حدیث مذکورہ کو ان مذکورہ اسماء میں سے اکثر پر محمول کیا جا سکتا ہے ۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اس سے اسلام کی ولاء مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے :

یہ اس لیے کہ اللہ تعالی مومنوں کا مولی ومددگار ہے اور کافروں کا کوئی بھی مولی ومددگار نہیں ۔

اور طیبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

حدیث میں مذکور ولایہ کو اس امامت پر محمول کرنا صحیح نہیں جو مسلمانوں کے امور میں تصرف ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں مستقل طور پر تصرف کرنے والے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں ان کے علاوہ کوئی اور نہیں تو اس لیے اسے محبت اور ولاء اسلام اور اس جیسے معانی پر محمول کرنا ضروری ہے ۔

دیکھیں تحفۃ الاحوذی لشرح الترمذي حديث نمبر (3713) اس کی عبارت میں کچھ تصرف کر کے پیش کیا گیا ہے ۔

والله تعالى اعلم.